سوال

خاندان والوں کی لاعلمی میں اسلام قبول کرلیا اور اب وہ اس کی غیر مسلم سے شادی کرنا چاہتے ہیں

جواب

الحمد للہ.

ل :

ینے سے قبل ہمیں یہ خوشی محسوس ہوگی کہ ہم آپ کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کریں، کیونکہ یہی وہ دین ہے جو خاتم الادیان ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اسی دین کو ساری مخلوق کے لیے اختیار کیا اور اس کو دین اپنانے پر راضی ہوا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تاکہ وہ سب جہانوں کے

ھی بہت سارے افراد کو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس دین کی ہدایت نصیب فرمائی اور انہوں نے اسلام قبول کیا، اور بہت سارے افراد اپنے عناد و دشمنی اور تکبر کی بنا پر اس نعمت سے محروم رہے، اس لیے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ ہر وقت اپنے پروردگار کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو کفر وجہالت

م :

م قبول کرنا آپ کو یہ بتانے میں ہمارے لیے مانع نہیں کہ یہ دین عظیم احکام لایا ہے، جس سے مسلمان کے دین اور اس کی عزت و عصمت اور عقل اور اس کے مال و دولت اور حسب و نسب کی حفاظت ہوتی ہے، اس لیے اس کی حفاظت کے لیے ایسی اشیاء بھی ہیں جو حرام اور ممنوع ہیں اور اس میں ایسی

ر عصمت اور نسب کی حفاظت کے لیے دین اسلام میں دونوں جنسوں یعنی مرد و عورت کے درمیان اختلاط اور میل جول اور مرد کا عورت کے ساتھ خلوت کرنا اور اسے ہاتھ سے چھونا حرام ہے، چہ جائیکہ اس سے بھی بڑا فحش کام زنا کا ارتکاب کیا جائے کیونکہ یہ زنا کاری تو عظیم کبیرہ گناہ ہے.

ی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام نے عورت کو ایک قیمتی جوہر قرار دیا ہے تاکہ یہ سستا اور آسان مال بن کر انسانی بھیڑیوں کے ہتھے نہ چڑھ جائے جیساکہ اکثر یورپی اور غیر مسلم ممالک اور ان کی تقلید کرنے والے بے وقوف قسم کے مسلمانوں کے ہاں عورت کی حالت ہے اسے میگزین اور اخبارات میں

ہیز یہ ہے کہ : عورت کے دین کی حفاظت کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے عورت کے لیے کسی غیر مسلم اور کافر مرد سے شادی کرنا حرام کیا ہے، اور یہ حکم قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت ہے.

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ص قرآنی اور اجماع کی رو سے کافر شخص کے لیے مسلمان عورت حلال نہیں اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آجائیں تو انہیں آزماؤ اللہ ان کے ایمان کو زیادہ جانتا ہے، تو اگر تمہیں علم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو تم انہیں کافروں کی طرف واپس مت کرو، نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر مردان مومن عورتوں کے

پر بیان ہو چکا ہے کہ نص قرآنی اور اجماع کی رو سے مسلمان عورت کسی کافر مرد کے لیے حلال نہیں چاہے وہ وہ کافر اصلی کافر ہو مرتد نہ ہو، اسی لیے اگر کسی کافر شخص نے کسی مسلمان عورت سے نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اور ان دونوں کے مابین تفریق اور علیحدگی کرانا واجب ہے، اور اگر کافر شخص

ن (12/138-140).

م :

کاح کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ عورت کا ولی موجود ہو، اور کوئی کافر شخص کسی مسلمان عورت کا ولی نہیں بن سکتا اس میں سب علماء کا اتفاق ہے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ کسی بھی حالت میں مسلمان عورت کا ولی نہیں بن سکتا، اس پر سب اہل علم جن میں مالکی شافعی اور ابو عبید اور اصحاب الرائے شامل ہیں کا اتفاق اور اجماع ہے، اور ابن منذر کہتے ہیں : اہل علم میں سے جن سے بھی ہم نے علم حاصل کیا ہے ان سب کا اس پر اجماع ہے"

ہ (7/21).

ر آپ جیسی حالت میں بھی شادی میں ولی کا ہونا ضروری ہے، اور اگر آپ کے خاندان میں کوئی مسلمان نہیں تو آپ کی شادی حکمران کا قائم مقام کریگا جو شرعی قاضی یا مفتی یا اسلامک سینٹر کا انچارج یا امام مسجد ہو.

لیے اپنے والد سے شادی کی اجازت لینا ضروری نہیں کیونکہ وہ کافر ہے اور آپ کا ولی نہیں بن سکتا، اور جب شادی ہو جائے تو جائز ہے کہ آپ کے والدین کو اس کی خبر بھی نہ پہنچے، اور نہ ہی آپ کے لیے انہیں بتانا ضروری ہے.

م :

سلمان بھی ہو تو بھی اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنی ولایت میں موجود لڑکی کو ایسے شخص سے شادی پر مجبور کرے جس میں وہ رغبت نہ رکھتی ہو، اور پھر شریعت اسلامیہ مطہرہ نے لڑکی کی رضامند کو عقد نکاح کا ایک رکن مقرر کیا ہے، اور اگر لڑکی کو مجبور کیا گیا ہو تو وہ عقد نکاح صحیح نہیں ہوگا، اور اگر ثابت ہو جائے ک

یں سے کسی ایک کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو ایسی عورت سے نکاح کرنے پر مجبور کرے جس سے اس کی رغبت نہ ہو، بیٹے کی شادی میں والدین کی رضامندی کو اللہ تعالی نے عقد نکاح صحیح ہونے کی شرط نہیں بنایا، لیکن بیٹے کو چاہیے کہ جب وہ والدین کی رغبت سے انکار کرے تو اس میں نرمی اختیا

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

رت کے شادی کرنے پر مجبور کرے جس پر وہ راضی نہیں، چاہے وہ کسی دینی عیب کی بنا پر ہو یا کسی اخلاقی عیب کی وجہ سے، اور کتنے ہی زیادہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو ایسی عورتوں سے شادی کرنے پر مجبور کیا جنہیں وہ نہیں چاہتے تھے باپ کہتا ہے : اس سے شادی کرو کیونکہ یہ میری بھتیجی ہے، یا اس

ب بیٹا نیک و صالح بیوی پر راضی ہو اور باپ اسے کہنے کہ اس سے شادی مت کرو تو بیٹے کو اس سے شادی کرنے کا حق حاصل ہے چاہے والد اسے اس عورت سے شادی کرنے سے منع ہی کر رہا ہو، کیونکہ بیٹے کے لیے باپ کی کسی ایسی چیز میں اطاعت کرنا ضروری اور لازم نہیں جس میں باپ کو کوئی ضرر اور نقصا

ہم یہ کہیں کہ : بیٹے کو ہر مسئلہ میں اپنے والد کی اطاعت کرنا لازم ہے حتی کہ اس میں بھی جس میں بیٹے کو فائدہ اور باپ کو کوئی نقصان نہیں تو اس سے خرابی حاصل ہوگی لیکن اس طرح کی حالت میں بیٹے کو چاہیے کہ وہ اپنے والد کے ساتھ عقلمندی کا مظاہرہ کرے، اور حسب استطاعت جتنی طاقت رکھتا ہو والد کے

ۃ (2/640-641).

م :

ہ کہ اپنے والدین کو بچانے اوراپنی اوران کی دنیاوی واخروی سعادت کی تکمیل کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کریں، اوراس کے لیے آپ کئی ایک طریقے اختیار کرسکتی ہیں جس کے ذریعہ انہیں اسلام کی دعوت دیں : مثلا آپ ای میل کے ذریعہ پیغام دیں اوراسلام کی دعوت دیں جس میں ا

، ہے کہ آپ ان کا ای میل ایڈریس ایسے لوگوں کے دیں جو علوم شریعت کے ماہر ہیں اور دعوت دین میں انہیں تجربہ حاصل ہے تاکہ وہ اسلام کی دعوت دینے میں آپ کی جانب سے ذمہ داری پوری کریں، اوراسی طرح آپ اپنے ق قریبی اسلامک سینٹر سے تعاون حاصل کریں تاکہ وہاں موجود دعوت دینے

وان کے حال کا زیادہ علم ہے ہوسکتا ہے آپ کا انہیں اسلام قبول کرنے کی خبر دینا ان کے اسلام قبول کرنے کا باعث بن جائے، اگر واقعتا ایسا ہوسکتا ہے تو آپ انہیں ضرور بتائیں کہ آپ مسلمان ہوچکی ہیں، اوراگر آپ دیکھیں کہ ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں اور ایسا کرنے سے ان پر منفی اثر ہوگا، یا پھر ا

و تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ اس دین اسلام پر ثابت قدم رکھے، اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ کے والدین کو بھی دین اسلام کی ہدایت نصیب فرمائے .

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

69752